8- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کی حفاظت کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، وَاَبُوْخَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِىْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، اَنَّ اَبَا كَبْشَةَ السَّلُوْلِيَّ حَدَّثَهٗ ,اَنَّهٗ سَمِعَ ثَوْبَانَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِمَّا ذَكَرْنَا فِىْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ الْاِسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ عَلٰى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ شَىْءٍ يُطْلَقُ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّىْءِ عَلٰى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَائِهٖ . فَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَطْلَقَ اسْمَ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ، وَالْوُضُوْءُ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ، كَذٰلِكَ اسْمُ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُفْرِدِ الْعَمَلَ بِهٖ، لِاَنَّهٗ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ.

وَخَبَرُ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عن ثوبان خبر منقطع، فلذلك تنكبناه.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم سنت کی پیروی کرو اور میانہ روی اختیار کرو"۔

اور یہ بات جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے۔

1037- حديث صحيح، إسناده حسن، رجاله رجال البخارى عدا ابن ثوبان -واسمه عبد الرحمٰن- وهو حسن الحديث، وأخرجه أحمد 5/282، والدارمى 1/168، والطبرانى فى الكبير (1444) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/280 من طريقين .وأخرجه أحمد 5/276-277 و 282، والطيالسى (996) ، والدارمى 1/168، والطبرانى فى الصغير 2/88، وابن ماجة (277) ، والحاكم 1/130، والبيهقى 1/457، والخطيب فى تاريخه 1/293 من طريقين

www.islamicurdubooks.com

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں، جن کا ہم اپنی کتابوں میں کئی بار ذکر کر چکے ہیں، عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کے مختلف اجزاء میں سے کسی ایک جز پر مکمل چیز کا نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس چیز کے نام کو اس ایک جز کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وضو کی حفاظت صرف مومن کرے گا''۔ یہاں لفظ ایمان کے لفظ کا اطلاق وضو کی حفاظت کرنے والے پر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وضو ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اس طرح لفظ ایمان کا اطلاق ایک ایسی مفرد چیز پر کیا گیا ہے، جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے، یہ ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''منقطع'' ہے۔ اس لئے ہم نے اس سے پہلوتہی کی ہے۔

www.islamicurdubooks.com

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

طبیعت آمادہ نہ ہونے کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہوں کے مٹ جانے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرباط، فذلكم الرباط، فذلكم الرباط .1:2

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ الرِّبَاطُ مِنَ الذُّنُوْبِ، لأن الوضوء يكفر الذنوب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے' اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے' جب طبیعت آمادہ نہ ہو' تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد تک جانا اور ایک نماز کے بعد

1038 - إسناده صحيح، على شرط مسلم، وهو في الموطأ 1/176 في الصلاة: باب انتظار الصلاة والمشي إليها، برواية يحيى الليثي ولم يرد فيه من رواية القعنبي طبعة عبد الحفيظ منصور ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/277 و 303، ومسلم 251 في الطهارة: باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، والنسائي 1/89 في الطهارة: باب الفضل في إسباغ الوضوء، وابن خزيمة في صحيحه برقم 5، والبيهقي في السنن 1/82، والبغوي في شرح السنة 149. وأخرجه أحمد 2/235 و 301 و 438، ومسلم 251 في الطهارة، والترمذي 51 و 52 في الطهارة: باب ما جاء في إسباغ الوضوء وقال الترمذي: حسن صحيح، وفي الباب عن جابر في الحديث التالي، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم 402، وعن علي بن أبي طالب عند البزار 447، والحاكم 1/132 وصححه على شرط مسلم، وعن أنس عند البزار 263. والرباط: في الأصل: ربط الخيل وإعدادها للجهاد، أو مرابط العدو وملازمتهم، فشبه هذه الأعمال بتلك ونزلها منزلتها.

www.islamicurdubooks.com

دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری یہی تیاری ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب گناہوں سے (بچنے کے لئے) پہرہ ہے کیونکہ وضو گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن یعقوب نامی راوی منفرد ہے

1039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا هَوْبَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شرحبيل بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكْرُوْهَاتِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصلاة، فذلك الرباط. 1:2

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ (چل کر) مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے"۔

ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضىء نَقِيًّا مِنْ ذُنُوْبِهٖ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وَضُوْئِهٖ

وضو کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہو جانے کا تذکرہ اور وضو کرنے والے شخص کا وضو سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلنے کا تذکرہ

1040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - اَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ

www.islamicurdubooks.com

نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، وَمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نقيا من الذنوب . 1:2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان بندہ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو پانی کے ساتھ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں۔ اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے۔ اس سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کو اس نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے پکڑا تھا۔ پانی کے ساتھ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا بَيْنَ الصلاتين للمتوضىء بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ

وضو کرنے والے شخص کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا تذکرہ

1041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حمران بن بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُمْرَانَ

1040 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 150 من طريق أحمد بن أبى بكر، عن مالك، به، وهو فى الموطأ 1/32 فى الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 2/303، ومسلم 244 فى الطهارة: باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، والترمذى 2 فى الطهارة: باب ما جاء فى فضل الطهور، والدارمى 1/183 فى الوضوء: باب فضل الوضوء، وابن خزيمة فى صحيحه برقم 4، والبيهقى فى السنن 1/81.

1041 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 153 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 1/51، 52 فى الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريقه أخرجه النسائى 1/91 فى الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر. وأخرجه عبد الرزاق 141 عن ابن جريج، والطيالسى 1/48 عن حماد بن سلمة، وأحمد 1/57 عن يحيى بن سعيد، مسلم 227 فى الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق جرير، وابن خزيمة فى صحيحه 2، والبغوى فى شرح السنة 152، والشافعى كما فى بدائع المنن 1/28، ومن طريقه البيهقى فى معرفة السنن والآثار 1/225، من طريق سفيان، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 160 فى الوضوء: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، ومسلم 227 61 فى الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 1/64 و 68، والبخارى 6433 فى الرقاق: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا) من طريق محمد بن إبراهيم القرشى، عن معاذ بن عبد الرحمن، عن حمران، به. وتقدم برقم 360 من طريق شقيق بن سلمة، عن حمران، به، فانظره. وأخرجه أحمد 1/66 و 67، وأبو داؤد 107 فى الطهارة: باب صفة وضوء النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن ماجة 285 من طرق أخرى، عن حمران، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَجَاءَ ہُ الْمُؤَذِّنُ، فَآذَنَهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا ايَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَمَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ما من امْرِءٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الأخرى حتى يصليها.

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صحن میں بیٹھے تھے مؤذن ان کے پاس اطلاع دینے کے لئے آیا۔ انہوں نے پانی منگوایا وضو کیا پھر یہ بات ارشاد فرمائی میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت موجود نہ ہوتی، تو میں وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو بھی شخص اچھی طرح وضو کرتا تھا پھر نماز ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس نماز اور اس کے بعد والی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے، جب تک وہ (اگلی) نماز ادا نہیں کرتا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ آیت تھی۔

''تم دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضىء بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهُ اِذَا تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وضو کرنے والے کے وضو سے فارغ ہونے کے بعد

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت اس وقت کرتا ہے، جب وہ اسی طرح وضو کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اور اس طرح نماز ادا کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے

1042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْعَدُوُّ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ اَبُو اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْعَدُوُّ الْعَامَ وَقَدْ، اُخْبِرْنَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غفر له ذنبه. قال: يا ابن أخي، اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ، وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

1042-وأخرجه أحمد 5/423، والنسائي 1/90، 91 في الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر، وابن ماجة 1396 في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والدارمي 1/182 في الوضوء: باب فضل الوضوء من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْمَسَاجِدُ الْاَرْبَعَةُ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدُ الْاَقْصَى وَمَسْجِدُ قُبَاءٍ.

وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِيْ اَيَّامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے غزوہ سلاسل میں شرکت کی لیکن وہ دشمن پر قابو نہ پاسکے وہ پہرے داری کرتے رہے پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے تو اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب اس سال ہم دشمن پر قابو نہیں پاسکے۔ ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کر لیتا ہے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے اور اسی طرح نماز ادا کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ چار مساجد یہ ہیں۔ مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد اقصیٰ اور مسجد قبا

جنگ سلاسل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی اور غزوہ سلاسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَرَادَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے'' اس سے مراد ایک نماز سے لے کر دوسری نماز تک (کے درمیانی گناہ ہیں)

1043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ

1043 – إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطيالسي 75 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/66 عن هاشم، و 1/69، ومسلم 231 11 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، وابن ماجة 459 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في الوضوء على ما أمر الله تعالى، من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 1/91 عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، والبغوي في شرح السنة 154 من طريق علي بن الجعد، أربعتهم عن شعبة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/7، ومسلم 231 10 من طريق وكيع، عن مسعر، عن جامع بن شداد أبي صخرة، به.

www.islamicurdubooks.com

جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كفارة لما بينهن. 1:2

جامع بن شداد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حمران کو ابو بردہ کو یہ بات بتاتے ہوئے سنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں' اپنے درمیان میں (ہونے) والے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضىء الَّتِي ذَكَرْنَاهَا اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ دُونَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ وضو کرنے والے کے ان گناہوں کی مغفرت کرتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' جبکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو' یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے' جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کرتا

1044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا وَرُكُوعَهَا وَخُشُوعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يَاْتِ كَبِيرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. 1:2

اسحاق بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا پھر یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جاتا ہے' اور وہ اچھی طرح وضو کرے اچھی طرح رکوع اچھی طرح خشوع (کے ساتھ) نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے گناہ کبیرہ کا

1044- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 228 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، عن عبد بن حميد وحجاج بن الشاعر، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

ارتکاب نہ کیا ہواور یہ (فضیلت) ہمیشہ حاصل ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَبْلُغُهُمْ مَبْلَغَ وُضُوْئِهِمْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا نَسْاَلُ اللّٰهَ الوصول إلىٰ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل جنت کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک دنیا میں ان کا وضو ہوتا تھا ہم اللہ تعالیٰ سے وہاں پہنچنے کی دعا کرتے ہیں

1045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبْلُغُ حِلْيَةُ أهل الجنة مبلغ الوضوء .1:2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کے زیور وہاں تک جائیں گے جہاں تک وضو کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَفُ فِي الْقِيَامَةِ بِالتَّحْجِيلِ بِوُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قیامت کے دن دنیا میں کئے جانے والے اپنے وضو کی چمک کی وجہ سے پہچانی جائے گی

1046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

1045- حديث صحيح. عبد الغفار بن عبد الله الزبيرى ذكره المؤلف فى الثقات 8/421، وترجمه ابن أبى حاتم فى الجرح والتعديل 6/54، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وروى عنه اثنان وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/371 ومن طريقه أبو عوانة 1/244 عن حسين بن محمد المروزى، ومسلم 250 فى الطهارة: باب تلغ حلية المؤمن حيث يبلغ الوضوء، والنسائى 1/93 فى الطهارة: باب حلية الوضوء، والبيهقى 1/56- 57، والبغوى فى شرح السنة. 219، من طريق قتيبة بن سعيد،

1046- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى الموطأ 1/28 فى الطهارة: باب جامع الوضوء. ومن طريق مالك أخرجه: مسلم 249 فى الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء، والنسائى 1/93، 95 فى الطهارة: باب حلية الوضوء وابن خزيمة فى صحيحه 6، والبيهقى فى السنن 1/82- 83، والبغوى فى شرح السنة 151. وأخرجه أحمد 2/300 و 408، ومسلم 249 فى الطهارة، وابن ماجة 4306 فى الزهد: باب ذكر الحوض، وابن خزيمة فى صحيحه 6 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن.

www.islamicurdubooks.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. وَدِدْتُ اَنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ؟ قَالَ: بَلْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِی بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ فقال: أرأيت لو كانت لرجل خيل غير مُحَجَّلَةٌ فِیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِی، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيهِمْ: اَلَا هَلُمَّ، اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ قَدْ بدلوا بعدك. فأقول: فسحقا فسحقا، فسحقا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلِاسْتِثْنَاءُ يَسْتَحِيلُ فِی الشَّیْءِ الْمَاضِی، وَاِنَّمَا يَجُوزُ الْاِسْتِثْنَاءُ فِی الْمُسْتَقْبَلِ مِنَ الْاَشْيَاءِ

وَحَالُ الْاِنْسَانِ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ، اِذَا اسْتَثْنٰى فِیْ اِيْمَانِهٖ: فَضَرْبٌ مِنْهُ يُطْلَقُ مُبَاحٌ لَهٗ ذٰلِكَ، وَضَرْبٌ اٰخَرُ اِذَا اسْتَثْنٰى فِيْهِ الْاِنْسَانُ، كَفَرَ.

وَاَمَّا الضَّرْبُ الَّذِیْ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ، فَهُوَ اَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: اَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْبَعْثِ وَالْمِيزَانِ، وَمَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْحَالَةَ؟ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْلَ: اَنَا مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ حَقًّا، وَمُؤْمِنٌ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ حَقًّا، فَمَتٰى مَا اسْتَثْنٰى فِیْ هٰذَا، كَفَرَ.

وَالضَّرْبُ الثَّانِی: اِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِیْ يُقِيمُوْنَ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَهُمْ فِيْهَا خَاشِعُوْنَ، وَعَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ؟ فَيَقُوْلُ: اَرْجُو اَكُونَ مِنْهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. اَوْ يُقَالُ لَهٗ: اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَيَسْتَثْنِیْ اَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ.

وَالْفَائِدَةُ فِی الْخَبَرِ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنَّهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ بَقِيعَ الْغَرْقَدِ فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فِيْهِمْ مُؤْمِنُونَ وَمُنَافِقُونَ، فَقَالَ: اِنَّا -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- بِكُمْ لَاحِقُونَ وَاسْتَثْنَى الْمُنَافِقِينَ اَنَّهُمْ -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- يُسْلِمُوْنَ، فَيَلْحَقُونَ بِكُمْ، عَلٰى اَنَّ اللُّغَةَ تُسَوِّغُ اِبَاحَةَ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الشَّیْءِ الْمُسْتَقْبَلِ وَاِنْ لَمْ يَشُكَّ فِیْ كَوْنِهٖ، لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ) (الفتح:27).

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔

''تم پر سلام ہو اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! بے شک ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے آپ ملیں گے میری یہ

www.islamicurdubooks.com

خواہش ہے میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھ لیا ہوتا''۔
لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو ہمارے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی اُمت کے بعد میں آنے والے لوگوں کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا کوئی ایسا سیاہ گھوڑا ہو جس کے ماتھے اور چاروں پاؤں کے پاس سفید نشان ہوں تو وہ مکمل سیاہ گھوڑوں کے درمیان اس کو پہچان نہیں لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ بھی جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں عرض ان پر لوگوں پر پیش رو ہوں گا اور میرے حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کر دیا جائے گا جس طرح گم شدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا: آگے آؤ! آگے آؤ! تو یہ کہا جائے گا ان لوگوں نے آپ کے بعد تبدیلی کی تھی تو میں کہوں گا: پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ماضی کی چیز میں استثنیٰ کرنا ناممکن ہے۔ استثنیٰ صرف ان چیزوں میں ہو سکتا ہے جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہو۔

استثنیٰ کے بارے میں انسان کی حالت دو طرح کی ہو سکتی ہے۔ اس وقت جب وہ اپنے ایمان میں استثنیٰ کرتا ہے ان میں سے ایک قسم وہ ہے جس کو مطلق طور پر کرنا آدمی کے لئے مباح ہے۔ دوسری قسم وہ ہے اس میں انسان استثنیٰ کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے جو جائز نہیں ہے وہ یہ ہے آدمی سے کہا جائے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، رسولوں، جنت، جہنم، دوبارہ زندہ ہونے، میزان اور ان جیسی دوسری چیزوں پر ایمان رکھتے ہو تو آدمی پر لازم ہے وہ یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کے حق ہونے پر اور ان چیزوں کے حق ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ جب آدمی ان چیزوں کے بارے میں استثنیٰ کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا اور دوسری قسم یہ ہے جب آدمی سے یہ سوال کیا جائے کہ تم ان مومنوں میں سے ہو جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ ان میں خشوع کرتے ہیں اور وہ لغو چیزوں سے اعراض کرتے ہیں تو وہ شخص پھر یہ کہے میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں ان میں سے ہوں گا۔ یا اس سے یہ کہا جائے کہ کیا تم جنتی ہو تو جنتی ہونے میں استثنیٰ کر لے۔

یہ فائدہ روایت سے اس طرح ثابت ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے''بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے''۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے۔ جس میں مومن اور منافق دونوں لوگ تھے''بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنیٰ کر لیا) جبکہ منافقین کے بارے میں آپ نے یہ استثنیٰ کیا کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ مسلمان ہو کر تم لوگوں سے آملیں گے۔ اس کی بنیاد پر یہ بات سامنے آتی ہے لغت اس بات کو درست قرار دیتی ہے مستقبل سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کے بارے میں استثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے ہونے کے بارے میں شک نہ ہو۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور بہ ضرور امن کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہو گے''۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ بِآثَارِ وُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن اس اُمت کی صفت کا تذکرہ جو دنیا میں ان کے کئے گئے وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی

1047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: غر محجلون بلق من اثار الطهور.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی اُمت کے جن افراد کو دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّحْجِيلَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَطْ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَمُ قَبْلَهَا تَتَوَضَّأُ لِصَلَاتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے چمک صرف اس اُمت کے لئے ہو گی اگرچہ اس سے پہلے کی اُمتیں بھی نماز کے لئے وضو کیا کرتی تھیں

1048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَرِدُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الوضوء سيما أمتي ليس لأحد غيرها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ وضو کی وجہ سے چمک دار پیشانیاں لے کر آؤ گے یہ میری اُمت کا مخصوص علامتی نشان ہے۔ یہ ان کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہوگا''۔

1047– إسناده حسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/6 عن يزيد بن هارون، والطيالسي 1/49، وأحمد 1/403 عن عبد الصمد، وأحمد 1/451، 452 عن يزيد، و 453 عن عفان، وابن ماجة 284 في الطهارة: باب ثواب الطهور، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

1048– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/6، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 4282 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم 247 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، من طريق مروان الفزاري، ومحمد بن فضيل.

www.islamicurdubooks.com

ذكر البيان بأن التحجيل يكون للمتوضىء فِي الْقِيَامَةِ مَبْلَغُ وَضُوْئِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کرنے والے شخص کی چمک وہاں تک ہوگی جہاں تک وہ دنیا میں وضو کیا کرتا تھا

1049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغَ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يطيل غرته فليفعل. 1:2

❁❁ نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کے دوران چہرہ دھویا اور بازوؤں کو کندھوں تک دھویا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے اور انہیں پنڈلیوں تک دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت کے دن میری اُمت کے افراد وضو کے نشان کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے''۔ تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں جتنا اضافہ کرسکتا ہو اسے کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِيجَاب دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ بعد فراغه من وضوئه

جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی رسالت کی گواہی دے اس کے جنت میں داخلے کے لازم ہونے کا تذکرہ

1049– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 246 35 فى الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء، عن هارون بن سعيد الأيلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/400 عن أبى العلاء الحسن بن سوار، والبخارى 136 فى الوضوء: باب فضل الوضوء والغر المحجلون من اثار الوضوء، والبيهقى 1/57 عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبى هلال، به. ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى شرح السنة 218. وأخرجه أحمد 2/523 من طريق فليح بن سليمان، ومسلم 246 من طريق عمارة بن غزية، كلاهما عن نعيم بن عبد الله المُجمِر، به. وأخرجه أحمد 2/362 عن معاوية بن عمرو، قال: حدثنا زائدة، عن ليث، عن كعب، عن أبى هريرة.

www.islamicurdubooks.com

1050- (سندحدیث):أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُدَّامَ اَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعْيَةَ -رِعْيَةَ اِبِلِنَا- فَكُنْتُ عَلٰى رِعْيَةِ الْاِبِلِ، فَرُحْتُهَا بِعَشِيٍّ، فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ.

قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ: الَّذِيْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ.

فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قُلْتُ: مَا هُوَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَالَ اٰنِفًا، قَبْلَ اَنْ تَجِيْءَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وَضُوْئِهٖ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ لَهٗ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ. 1:2

قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: وَحَدَّثَنِيهِ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عُثْمَانَ هٰذَا يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ الرَّحَبِيَّ، وَاِنَّمَا اعْتِمَادُنَا عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ الْاٰخِيرِ، لِاَنَّ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فِي الْحَدِيثِ.

۞۞ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم اپنے خادم خود ہی تھے۔ اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال خود کیا کرتے تھے۔ میں بھی کچھ اونٹوں کو چرا رہا تھا۔ میں شام کے وقت انہیں واپس لایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ لوگ کو خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرتا ہے، جس کے دوران وہ اپنے

1050- أخرجه أبو داؤد 169 في الطهارة: باب ما يقول الرجل إذا توضأ أخرجه أحمد 4/145، 146 من طريق الليث بن سعد عن معاوية بن صالح به، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي 1/78 و 2/280، وأخرجه البيهقي أيضاً 1/78 من طريق عبد اللّٰه بن صالح الجهني . وأخرجه أحمد 4/153، ومسلم 234 17 في الطهارة: باب الذكر المستحب عقب الوضوء ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى . وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 3/1، 4، ومن طريقه مسلم 234 ، والبيهقي 1/78، وأخرجه النسائي 1/92 في الطهارة . وأخرجه الترمذي 55 في الطهارة: باب فيما يقال بعد الوضوء من طريق زيد بن الحباب . وأخرجه عبد الرزاق 142 عن إسرائيل، وابن ماجة 470 في الطهارة: باب ما يقال بعد الوضوء من طريق أبي بكر بن عياش . وأخرجه أحمد 1/19، وأبو داؤد 170 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 84 ، والدارمي 1/182 من طريق عبد اللّٰه بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، وأحمد 1/150، 151 عن عبد اللّٰه بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، كلاهما عن أبي عقيل زهرة بن معبد، عن ابن عمه، عن عقبة بن عامر . وأخرجه الطيالسي 1/49، 50 عن حماد بن سلمة، عن زياد بن مخراق، عن شهر بن حوشب، عن عقبة بن عامر، به.

www.islamicurdubooks.com

دماغ اور چہرے کے ساتھ متوجہ رہتا ہے' تو وہ شخص (اپنے لیے جنت کو) واجب کر لیتا ہے''۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا یہ کتنی عمدہ بات ہے' تو ایک صاحب نے کہا جو بات اس سے پہلے تھی وہ زیادہ عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوحفص! وہ کیا بات تھی' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے آنے سے پہلے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ ان میں سے جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

معاویہ بن صالح کہتے ہیں ربیعہ بن یزید نے ابوادریس کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعثمان نامی راوی کے بارے میں امکان موجود ہے' یہ حریز بن عثمان رجبی ہو۔ ہمارا اعتماد اس دوسری سند پر ہے' حریز بن عثمان نامی راوی علم حدیث میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَكِ لِلْبَائِتِ مُتَطَهِّرًا، عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ

جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے بیدار ہونے تک' فرشتے کے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

(1051- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حدثنا بن الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِیْ

1051- رجاله رجال الصحيح إلا الحسن بن ذكوان وأخرجه البزار (288) عن وهب بن يحيى بن زمام القيسي، عن ميمون بن زيد، عن الحسن بن ذكوان، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 758، وزاد نسبته إلى الدارقطني والبيهقي، وقال: ورواه الحاكم في تاريخه من حديث ابن عمر. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 11/226 وقال: أرجو أنه حسن الإسناد. قاد الحافظ في الفتح 11/109: وأخرج الطبراني في الأوسط من حديث ابن عباس نحوه بسند جيد. ويشهد له أيضاً حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/113 ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/223 ونسبه إلى أحمد والطبراني في الكبير و الأوسط، وقال: وإسناده حسن والشعار، ككِتاب: ما تحت الدثار من اللباس، وهو يلي شعر الجسد.

www.islamicurdubooks.com

شِعَارِهٖ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا . 1:2

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے تو اس کے لحاف کے اندر فرشتہ بھی رات بسر کرتا ہے وہ شخص جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! فلاں بندے کی مغفرت کردے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات بسر کی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا كَعَقْدِهٖ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِهٖ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے وضو کے مقامات پر اسی طرح گرہیں لگاتا ہے جس طرح وہ مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر گرہ لگاتا ہے

1052 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى، حدثنا بن وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِّنْ جَهَنَّمَ .

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِي يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطَّهُوْرِ، وَعَلَيْكُمْ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهٗ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهٗ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ لِيَسْاَلَنِي، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهٗ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهٗ .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آج کوئی ایسی بات بیان نہیں کررہا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے وہ جہنم میں اپنے گھر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1052– إسناده صحيح، أبو عُشَّانة: هو حيُّ بن يُؤْمِن روى له أصحاب السنن وهو ثقة، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/201 عن هارون بن معروف، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/159 عن الحسن بن موسى، والطبراني في الكبير 17/305 843 من طريق عبد الله بن الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/224 وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير، وله سندان، رجال أحدهما رجال الصحيح.

www.islamicurdubooks.com

ہے:

''میری اُمت کا ایک شخص رات کے وقت کھڑا ہو کر وضو کرنے کے لئے جاتا ہے تم لوگوں پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں' جب وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسرے طرف (موجود) فرماتا ہے: میرے اس بندے کا جائزہ لو! جو مجھ سے مانگنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے وہ اسے مل جائے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے گا وہ اسے مل جائے گا''۔

www.islamicurdubooks.com

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

باب 2: وضو کے فرائض

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ لِمَنْ اَرَادَ اَدَاءَ فَرْضِهِ

جوفرض کی ادائیگی کاارادہ کرے اس کے لئے وضواچھی طرح کرنے کا حکم ہونا

1053 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَفْقَتَانِ فِىْ صَفْقَةٍ رِبًا، وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بإسباغ الوضوء . 1:78

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک سودے میں دوسودے کرنا سود ہے اوراللہ کے رسول نے ہمیں اچھی طرح وضوکرنے کاحکم دیا ہے۔

ذكر الأمر بتخليل الأصابع للمتوضىء مَعَ الْقَصْدِ فِىْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضوکرنیوالے کواچھی طرح وضوکرنے کےارادے کے ہمراہ انگلیوں کا خلال کرنے کاحکم ہونے کا تذکرہ

1054 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ وَافِدَ بَنِى الْمُنْتَفِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِىْ مَنْزِلِهِ، وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ، فَاَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ، وَاَتَتْنَا

1053–وأخرجه البزار 1278 عن محمد بن عثمان بن أبى صفوان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176 . وأخرج القسم الأول منه عبد الرزاق فى المصنف 14636 ، والطبرانى 9609 من طريق أبى نعيم، كلاهما عن سفيان الثورى، به. وأخرجه أحمد 1/393 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، به، وهذا سند حسن، وأخرجه أيضاً 1/398، والبزار 1277 ؛ طرق عن شريك، عن سماك به . وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 4/84 وقال: رواه البزار، وأحمد، والطبرانى فى الأوسط، ورجال أحمد ثقات وفى الباب عن أبى هريرة، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين فى بيعة، أخرجه الترمذى 1231 فى البيوع: باب ما جاء فى النهى عن بيعتين فى بيعة، والنسائى 7/296 فى البيوع، والبغوى فى شرح السنة .8/142 وعن ابن عمر أخرجه أحمد 1/72، والبزار 1279 . وعن ابن عمرو أخرجه أحمد 2/174، 175، 205، والبغوى فى شرح السنة 8/144 .

www.islamicurdubooks.com

بِقِنَاعٍ -وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيْهِ التَّمْرُ- فَاَكَلْنَا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ اَصَبْتُمْ شَيْئًا؟ اَوْ اُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ، اِذْ رَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ اِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ، فَقَالَ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا وَلَّدْتَ؟ قَالَ: بَهْمَةٌ. قَالَ: اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً. ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا تَحْسِبَنَّ -وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ- اَنَّا مِنْ اَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، اِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً لَا تَزِيْدُ، فَمَا وَلَدَتْ بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيَ امْرَاَةً فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ، قَالَ: فَطَلِّقْهَا اِذًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: عِظْهَا، فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ، فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا. 3:65

❀❀ عاصم بن لقیط بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں بنو منتفق کے وفد میں شامل ہو کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ ہمیں اپنے گھر میں نہیں ملے۔ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تھے۔انہوں نے ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔وہ تیار ہو گیا وہ ہمارے پاس ایک تھال میں کھجوریں لے کے آئی۔ہم انہیں کھا رہے تھے۔اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے کوئی چیز کھائی ہے یا میں تمہارے لئے کسی چیز کا حکم دوں۔ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔اسی دوران چرواہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریاں لے کر ان کے باڑے کی طرف جا رہا تھا۔اس کے ساتھ ایک بکری تھی جو آواز نکال رہی تھی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔اس نے جواب دیا: جی ہاں۔بچہ پیدا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کی جگہ ایک بکری کو ذبح کر دو پھر

1054–أخرجه الشافعي في مسنده 1/30، 31، وأبو داوٗد 142 في الطهارة: باب في الاستنثار، والبغوی 213 ، والبيهقي 7/303 في السنن، وفي المعرفة 1/213– 214 من طرق عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد.وأخرجه بنحوه أحمد 4/211، وأبو داوٗد 143 ، والبيهقي في السنن 1/51– 52 من طريق يحيى بن سعيد القطان، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب في تخليل الأصابع، عن أبي عاصم، كلاهما عن ابن جريج، قال: أخبرني إِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح، فقد صرح ابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم 80 ، ومن طريقه الطبراني 19/215 479 عن ابن جريج، عن إسماعيل بن كثير، به.وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 1/11 و 27، ومن طريقه ابن ماجة 407 في الطهارة وسننها: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، و 448 باب تخليل الأصابع،عن يحيى بن سليم، وأبو داوٗد 2366 في الصوم: باب الصائم يصب عليه الماء من العطش، والترمذي 788 في الصوم: باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، والنسائي 1/66 في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق، و 1/79 باب الأمر بتخليل الأصابع، وابن الجارود في المنتقى 80 ، والبيهقي 1/76، من طرق عن يحيى بن سليم، به، وصححه ابن خزيمة 150 و 168 .وأخرجه مختصراً الطيالسي 1/52 عن الحسن بن علي أبي جعفر، عن إسماعيل بن كثير، به .وأخرجه مختصراً أيضاً عبد الرزاق 79 ، والنسائي 1/66 و 79، والترمذي 38 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل الأصابع، والبيهقي 1/50 و 1/264 من طرق عن سفيان.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ سمجھنا ہم تمہاری وجہ سے اسے ذبح کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتی جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اس بچے کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ تیزی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے طلاق دے دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا اس سے بچہ بھی ہے اور بڑا پرانا ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے نصیحت کرو اگر اس میں بھلائی ہوگی تو وہ اسے قبول کر لے گی تاہم تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح کنیز کو مارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں (ہو تو اس کا حکم مختلف) ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1055 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عِجَالٌ. قَالَ: فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ، وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ، لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ. 1:78

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آرہے تھے۔ راستے میں کسی جگہ کچھ لوگ عصر کی نماز کے وقت تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے جلد بازی میں

1055-أخرجه مسلم 241 أيضاً، والبيهقي في السنن 1/69، عن إسحاق بن راهويه، عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 161. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه مسلم 241، وابن ماجة 450 في الطهارة: باب غسل العراقيب، عن وكيع، وأحمد 2/193، عن وكيع وعبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داوُد 97 في الطهارة: باب في إسباغ الوضوء، عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، عن محمود بن غيلان، عن وكيع، وعن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن، والطبري 6/133 عن ابن بشار، . عن عبد الرحمٰن، و 6/134 عن أبي كريب، عن وكيع، البيهقي 1/69 من طريق عبد الرحمٰن، كلاهما وكيع وعبد الرحمٰن عن سفيان الثوري، عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 3/51، وأحمد 2/201، والطبري 6/133، والطحاوي 1/39، من طريق شعبة، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب ويل للأعقاب من النار، من طريق جعفر بن الحارث، والطحاوي 1/38 من طريق زائدة، كلهم عن منصور، به. وأخرجه أحمد 2/205، والطبري 6/134 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي بشر، عن رجل من أهل مكة، عن عبد الله بن عمرو.

www.islamicurdubooks.com

وضوشروع کیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان کی (ایڑیاں) خشک تھیں۔ چمک رہی تھیں وہاں پانی نہیں لگا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفَرضِ عَلَى الْمُتَوَضِیءِ فِیْ وَضُوْئِهِ الْمَسْحُ عَلَى الرِجْلَيْنِ دُوْنَ الْغُسْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، وضو کرنے والے شخص پر وضو کے دوران دونوں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے دھونا فرض نہیں ہے

1056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الرَّحَبَةَ، فَدَخَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، فَاَخَذَ الْاِنَاءَ بِيَمِيْنِهٖ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَسَلَ كَفَّيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ، فَغَرَفَ مِنْهُ مَاءً، فَمَلَاَ فَاهُ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ، ثُمَّ اَدْخَلَ الْيُمْنٰى، فَاَفْرَغَ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى، فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ الْاُخْرٰى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهذا وضوء ه.5:2

❀❀ عبدخیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر صحن میں تشریف لائے ہم بھی

1056- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير خالد بن علقمة، وعبد خير، فقد روى لهما أصحاب السنن وهما ثقتان. وأخرجه البيهقي في السنن 1/47 و 59 باب صفة غسل اليدين، وباب الاختيار في استيعاب الرأس بالمسح، من طريق عباس بن الفضل الأسفاطي، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 112 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 1/67 في الطهارة: باب بأي اليدين يستنثر، والبيهقي في السنن 1/48 و 58و74 من طريق الحسين بن علي الجعفي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/35 من طريق الفريابي، وابن خزيمة في صحيحه 147 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، كلهم عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 111، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/50، عن مسدد والنسائي 1/68 في الطهارة: باب غسل الوجه، عن قتيبة، والبغوي في شرح السنة 222 من طريق قتيبة وعبد الواحد بن غياث، والبيهقي 1/68 من طريق يوسف، بن يعقوب، كلهم عن أبي عوانة، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/38، وأحمد 1/125 من طريق شريك، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه الطيالسي 1/50، ومن طريقه البيهقي 1/50، 51، وأحمد 1/122 عن يحيى بن سعيد، و 139 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو داوٗد 113 عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، والنسائي 1/68 عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، و 1/69 عن عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، والطحاوي 1/35، عن ابن مرزوق.

www.islamicurdubooks.com

ان کے ساتھ آ گئے۔انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ایک لڑکا ان کے پاس ایک برتن لے کر آیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لے کر آیا۔انہوں نے برتن کو دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اسے تین مرتبہ دھولیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھولئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر اس میں سے چلو لے کر اپنے منہ میں بھرا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھولیا دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کا اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے دائیں پاؤں پر انڈیلا اور اسے دھولیا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اسے باہر نکالا پھر دوسرے پاؤں کو دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو (یعنی وہ یہ چاہتا ہو) کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے، تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَمْسَحُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رِجْلَيْهِ فِي وَضُوْئِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وضو کے دوران اپنے دونوں پاؤں پر مسح کیا تھا

1057 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بن سبرة قال:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ –رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ– الظُّهْرَ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ لَهُ كَانَ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَاَخَذَ مِنْهُ كفا، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَمَسَحَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ اِنَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ حُدِّثْتُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبَ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ، وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ 2.1

1057– إسناده صحيح، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات المسند 1/159 من طريق أبي خيثمة، وإسحاق بن إسماعيل، كلاهما عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 16 و 202 من طريق جرير، به. وأخرجه الطيالسي 1/51، وأحمد 1/78، و123، و 139، و 144، و 153 و 159، والبخاري 5615 و 5616، في الأشربة: باب الشرب قائماً، وأبو داوُد 3718 في الأشربة: باب في الشرب قائماً، والنسائي 1/84، 85 في الطهارة: باب صفة الوضوء من غير حدث، والترمذي في الشمائل 210، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/34، والبيهقي في السنن 1/75، والبغوي في شرح السنة برقم 3047، والطبري 11326 من طرق عن عبد الملك بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/116، والبيهقي في السنن 1/116 من طريق سفيان وشريك عن السدي، عن عبد خير، عن علي، وصححه ابن خزيمة برقم 200. وأخرجه أحمد 1/102 من طريق ربعي بن حراش، عن علي.

www.islamicurdubooks.com

؎؎ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر وہ اس بیٹھک کی طرف تشریف لے گئے جہاں وہ کھلے میدان میں بیٹھتے تھے وہ تشریف فرما ہوئے ان کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اس میں سے ایک چلو لیا اس کے ذریعے کلی کی ناک صاف کیا۔ اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔ اپنے سر کا مسح کیا۔ دونوں پاؤں کا مسح کیا پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اس برتن میں بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' وہ کھڑے ہو کر پانی پئیں۔ حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح میں نے کیا ہے یہ اس شخص کا وضو ہے' جو پہلے سے باوضو ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الكعب هو العظم الناتیء عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ دُونَ الْعَظْمَيْنِ النَّاتِئَيْنِ عَلٰی جَانِبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی جو اس بات کا قائل ہے

کعب سے مراد وہ ہڈی ہے' جو قدم کے اوپری حصے پر اُبھری ہوئی ہوتی ہے اس سے مراد وہ دو ہڈیاں نہیں ہیں جو اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں

1058 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وهب، قال: أخبرنا يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ (متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- دَعَا بِوَضُوْءٍ فتوضأ وَغَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثم غسل وجهه ثلاث مرات، ثم غسل يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِی هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ) تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِی هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . 5:2

؎؎ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو رکعات ادا کرے اس دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو'

www.islamicurdubooks.com

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب 3: وضو کی سنتیں

ذكر وصف إدخال المتوضیء يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے والے کے وضو کے آغاز میں وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے کی صفت کا تذکرہ

1060 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ مولى عثمان

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوُضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ ما تقدم من ذنبه . 5:2

❁❁ حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ انہوں نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ناک صاف کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر ہر پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرے ان کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم

1060- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين عدا عمرو بن عثمان وأباه، والأول صدوق، والثاني ثقة. وأخرجه البخاري 164 في الوضوء : باب المضمضة في الوضوء ، والبيهقي 1/48 باب إدخال اليمين في الإناء والغرف بها للمضمضة والاستنشاق، من طريق أبي اليمان، والنسائي 1/65 في الطهارة: باب بأي اليدين يتمضمض، من طريق عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وتقدم من طرق أخرى برقم 1058 و 1041 وسبق تخريجها هناك.

www.islamicurdubooks.com

نہ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَرْءِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فِيْ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ غَسْلِهِمَا ثَلَاثًا إِذَا كَانَ مُسْتَيْقِظًا مِنْ نَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرلے' جب کہ وہ نیند سے بیدار ہوا ہو

1061 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا **2** ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يدخل يده في الإناء حَتّٰى يَغْسِلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي اَيْنَ كانت تطوف يده . **2:43**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک پانی میں ہاتھ نہ ڈالے' جب تک انہیں تین دفعہ دھو نہ لے' کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ ثَلَاثًا قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

بیدار ہونے والے شخص کو برتن میں دونوں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1062 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِيْ إِنَائِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدِهِ. **1:95**

1061-وأخرجه أبو داوُد 105 في الطهارة: باب في الرجل يدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/46 عن أحمد بن عمرو بن السرح ومحمد بن سلمة المرادي، والدارقطني 1/50 من طريق بحر بن نصر، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الروايات الثلاثة التالية.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا تو وہ اس وقت پانی میں ہاتھ نہ ڈالے' جب تک انہیں دھو نہ لے' کیونکہ وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ مِنْ نَوْمِهٖ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

نیند سے بیدار ہونے والے کے لئے وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ، فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهٖ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يدرى أين باتت يده . 1:55

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنے دونوں ہاتھ وضو کرنے سے پہلے دھولے' کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات کے وقت کہاں رہا؟''

1062- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 1/242، ومسلم 278 في الطهارة: باب كراهية غمس المتوضء وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاث مرات، والنسائي 1/6، 7 في الطهارة: باب تأويل قوله عز وجل: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) ، والدارمي 1/196 في الوضوء : باب إذا استيقظ أحدكم من منامه، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/195، والبغوي في شرح السنة برقم 208 ، وابن الجارود 9 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 99 . وأخرجه الترمذي 24 في الطهارة: باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسل، وابن ماجة 393 في الطهارة، من طريق الأوزاعي، والنسائي 1/99 في الطهارة: باب الوضوء من النوم، من طريق معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98 عن عبد الرحيم بن سليمان، وأحمد 2/348 و 382 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به . وأخرجه أحمد 2/265 و 284، ومسلم 278 ؛ عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98، وأحمد 2/253و 471، ومسلم 278 ، وأبو داوٗد 103 و 104 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46، من طرق عن الأعمش، عن أبي رزين وأبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه الطيالسي 1/51 عن شعبة، عن الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه احمد 1/271، 316، 395، 403، 500، 507، ومسلم 278 من طرق عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طريق مالك بن أنس، ثم من طريق خالد الحذاء ، ويرد تخريج كلٍ في موضعه.

1063- إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/21 في الطهارة: باب وضوء النائم إذا قام إلى الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/27، وأحمد 2/465، والبخاري 162 في الوضوء : باب الاستجمار وتراً، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/194، والبغوي في شرح السنة 207 .

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِىْ يَغْسِلُ الْمُسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهٖ يَدَيْهِ بِهٖ

اس تعداد کا تذکرہ جس کے مطابق نیند سے بیدار ہونے والا شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوئے گا

1064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثلاث مرات . **1:55**

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ مَخَافَةِ النَّجَاسَةِ اِذَا اَصَابَتْ يَدَ الْمَرْءِ عِنْدَ طَوَفَانِهَا مِنْ بَدَنِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ حکم نجاست کے اندیشے کی وجہ سے ہے، جب وہ آدمی کے ہاتھ پر اس وقت لگ جاتی ہے، جب وہ اس کو جسم پر پھیرتا ہے

1065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يده منه . **1:55**

1064- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به.

1065- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به . 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه برقم 100 عن محمد بن الوليد، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر (رات کے وقت کہاں لگا تھا)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ اِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنَ الْفِطْرَةِ

باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس کو استعمال کرنا فطرت کا حصہ ہے

1066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْآدَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثَرْتُ عليكم في السواك . 1:92

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں مسواک کرنے کی بکثرت تاکید کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَسَوِّكِ

مسواک کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے اثبات کا تذکرہ

1067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بن عبد المؤمن المقرىء ،

1066- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/171، وأحمد 3/143 و 249 عن عبد الصمد وعفان، والبخاري 888 في الجمعة: باب السواك في الجمعة، عن أبي معمر، والنسائي 1/11 في الطهارة: باب الإكثار في السواك، عن حميد بن مسعدة وعمران بن موسى، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب في السواك، عن محمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 1/35 من طريق أبي معمر، كلهم عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد . وتحرف اسم شعيب في مطبوع مصنف ابن أبي شيبة إلى شعبة .وأخرجه الدارمي 1/174 عن يحيى بن حبان، عن سعيد بن زيد، عن شعيب ابن الحبحاب، به.

1067- إسناده جيد، وعلقه البخاري في صحيحه 4/158 في الصيام: باب سواك الرطب واليابس للصائم، بصيغة الجزم وأخرجه أحمد 6/124 عن عفان، والنسائي 1/10 في الطهارة عن حميد بن مسعدة ومحمد بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/34 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي في السنن 1/34، من طريق سليمان بن بلال، عن عبد الرحمٰن بن أبي عتيق، عن القاسم بن محمد، عن عائشة.وأخرجه الشافعي في المسند 1/27، وأحمد 6/47، و 62، و 238، والبيهقي 1/34 في السنن ، و 1/187 في المعرفة ، وأبو نعيم في الحلية 7/159، والبغوي في شرح السنة 199 و 200 ، من طرق عن ابن إسحاق، حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي عتيق، عن عائشة، وهذا سند قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد .6/47وأخرجه ابن أبي شيبة 1/169 ، وأحمد 6/146، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب السواك مطهرة للفم، من طريقين عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي، عن داوُد بن الحصين، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم 135 ، والبيهقي في السنن 1/34، من طريق ابن جريج.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ، سَمِعْتُ اَبِی

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ . 1:2

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عَتِيقٍ هٰذَا اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ، لَهُ مِنَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُؤْيَةٌ، وَهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةٌ فِیْ نَسَقٍ وَّاحِدٍ، لَهُمْ كُلُّهُمْ رُؤْيَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو قُحَافَةَ، وَابْنُهُ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُهُ اَبُو عَتِيقٍ، وَلَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ فِیْ هٰذِهِ الأمة غيرهم.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعتیق نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوقحافہ ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ یہ چار افراد ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (یعنی آپس میں باپ بیٹا اور دادا پوتا ہیں) ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے ابوعتیق (یعنی محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اس اُمت میں ان حضرات کے علاوہ کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے' (یعنی یہ کہ ان کی چار پشتیں صحابی ہوں)

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ اُمَّتِهٖ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اپنی اُمت کو باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم دیں

1068 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كل صلاة . 3:34

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ اَرَادَ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَتَوَضَّاُ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہر نماز کے وقت'' اس سے مراد وہ نماز ہے' جس کے لئے وضو کیا جائے

1069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سليمان بن بلال، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ مع الوضوء بالسواك عند كل صلاة . **3:34**

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

1068- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/66 في الطهارة: باب ما جاء في السواك، ولم يذكر في رواية يحيى عند كل صلاة ، وأخرجه البخاري 887 في الجعد: باب السواك يوم الجمعة، من طريق عبد الله بن يوسف، عن مالك، به. ومن طريق مالك أيضاً أخرجه البيهقي في السنن 1/37، وفي معرفة السنن والآثار 1/184، وأخرجه الشافعي في الأم 1/23، وفي مسنده 1/27، وأحمد 2/245، و531، ومسلم 252 ، وأبو عوانة 1/191، وأبو داؤد 46 ، والنسائي 1/12، والدارمي 1/174، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/44، والبيهقي 1/35، والبغوي 197 وصححه ابن خزيمة 139 . وأخرجه من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة عنه: أحمد 2/259 و 287 و 399 و 429، والطحاوي 1/44، والترمذي 22 .وأخرجه من طريق عبيد الله بن عمر ، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عنه أحمد 2/433، وابن ماجة 287 ، والطحاوي 1/44، وأخرجه البيهقي 1/36 بلفظ لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع الوضوء وصححه الحاكم 1/146 على شرطهما ووافقه الذهبي، وأخرجه الطيالسي في مسنده 2328 بلفظ عند كل صلاة ومع كل وضوء وفي سنده أبو معشر واسمه نجيح بن عبد الرحمٰن، وهو ضعيف.وأخرجه مالك 1/66 عن ابن شهاب الزهري، عن حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، عنه بلفظ مع كل وضوء ومن طريق مالك أخرجه أحمد في المسند 2/460 و 517، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/43، والبيهقي في السنن 1/35، وفي المعرفة 1/185، وابن خزيمة في صحيحه برقم وأخرجه أحمد 2/400 من طريق سعيد بن أبي هلال، وأخرجه أحمد 2/509، والطحاوي 1/43، والبيهقي 1/36 من طريق ابن إسحاق، حدثني سعيد بن أبي سعيد، عن عطاء مولى أم صُبَيَّةَ، عن أبي هريرة.

1069- إسناده حسن، يعقوب بن حميد حسن الحديث، ومن فوقه من رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة وهو صدوق .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/97 وقال: رواه البزار، وفيه معاوية ابن يحيى الصدفي، وهو ضعيف

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ اُمَّتَهُ بِهٰذَا الأمر

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ حکم دینے کا ارادہ کیا تھا

1070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَاِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّ وجل . **4:34**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے'اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَسْتَاكَ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُمْ فِيْهِ

امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رعایا کی موجودگی میں مسواک کرے جبکہ امام کو اس میں الجھن محسوس نہ ہو

1071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، فَكِلَاهُمَا سَاَلَا الْعَمَلَ، قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّا لَا -اَوْ لَنْ- نَسْتَعِيْنَ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ، لٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. **4:11**

1070- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن الحافظ قال في التلخيص 1/60 بعدما أورده عن ابن حبان: والمحفوظ عن عبيد الله بن عمر بهذا الإسناد بلفظ لولا أن أشق.... رواه النسائي وابن حبان، لكن يشهد له الحديث 1067 فانظره.

1071- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي 1/9، 10 في الطهارة: باب هل يستاك الإمام بحضرة رعيته، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/409، والبخاري 6923 في استتابة المرتدين: باب حكم المرتد، ومسلم 3/1456- 1457 1733 15 في الأمارة: باب النهي عن طلب الإمارة، وأبو داؤد 1354 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتد.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد بھی تھے۔ ان میں سے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سرکاری ذمہ داری کی درخواست کی۔ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ انہوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان کے ذہن میں کیا ہے' اور مجھے بھی یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ کسی سرکاری ذمہ داری کا مطالبہ کریں گے۔ (حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں) گویا کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کے نیچے مسواک تھی۔ جسے آپ چبا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم اپنے (ریاستی) کاموں میں ایسے شخص کو مامور نہیں کریں گے جو اس (عہدے) کا طالب گار ہو البتہ تم چلے جاؤ''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیج دیا' اور پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھجوایا۔

ذِكْرُ اسْتِنَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِيَامِهِ لِمُنَاجَاةِ حَبِيبِهِ جَلَّ وَعَلَا

(رات کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کے وقت اٹھنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کا تذکرہ

1072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

1072- إسناده صحيح على شرطهما، منصور هو ابن المعتمر، وحصين هو ابن عبد الرحمٰن السلمى، وأبو وائل: شقيق بن سلمة، وأخرجه أحمد 5/402، وابن ماجة 286 فى الطهارة وسننها: باب السواك، عن على بن محمد، وابن خزيمة فى صحيحه برقم 136 من طريق يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/402، ومسلم 255 47 فى الطهارة: باب السواك، والنسائى 3/212 فى قيام الليل: باب ما يفعل إذا قام من الليل من السواك، والبيهقى فى السنن 1/38 من طريق عبد الرحمٰن بت مهدى، عن سفيان بن عيينة، به. وصححه ابن خزيمة أيضاً برقم 136 . وأخرجه أحمد 5/382 عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/169 من طريق زائدة، وأحمد 5/407 عن عبيدة بن حميد، والبخارى 245 فى الوضوء : باب السواك، ومسلم 255 ، والنسائى 1/8 فى الطهارة: باب السواك إذا قام من الليل، والبيهقى فى معرفة السنن والآثار 1/188، مَن طريق جرير، ثلاثتهم عن منصور، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/168، ومن طريقه مسلم 255 46 ، والبيهقى فى السنن 1/38، عن هشيم، وأحمد 5/407، والطيالسى 1/48، والنسائى 3/212، والدارمى 1/175، من طريق شعبة، وأحمد 5/390 من طريق زائدة، والبخارى 1136 فى التهجد: باب طول القيام فى صلاة الليل، من طريق خالد بن عبد الله، أربعتهم عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/168، وأحمد 5/397، ومسلم 255 ، وابن ماجة 286 ، والبغوى فى شرح السنة 202 من طريق أبى معاوية وابن نمير، عن الأعمش، عن أبى وائل، به.وسيرد برقم 1075 من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، به.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُورٍ وَّحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الليل يشوص فاه بالسواك .5:1

﴿﴾ ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (وقت نوافل ادا کرنے) کے لئے بیدار ہوتے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِنَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1073 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ، وَطَرَفُ السواك على لسانه، وهو يقول عأعأ.5:1

﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسواک کررہے تھے مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔آپ عاعا کی آواز نکال رہے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ الْاِسْتِنَانَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ بَيْتَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ گھر میں داخل ہونے کے بعد مسواک کرے

1074 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا بن مَهْدِیٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

1073– إسناده صحيح على شرط مسلم، أحمد بن عبدة الضبى من رجال مسلم ومن فوقه على شرطهما وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 141 . وأخرجه النسائى 1/8 فى الطهارة: باب كيف يستاك، عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 244 فى الوضوء : باب السواك، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 203 عن أبى النعمان، ومسلم 254 فى الطهارة، عن يحيى ابن حبيب الحارثى، وأبو داوُد 49 فى الطهارة، عن مسدد وسليمان بن داوُد العتكى، والبيهقى 1/35 فى السنن عن طريق عارم، كلهم عن حماد بن زيد، به.

1074– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 253 44 فى الطهارة: باب السواك، وأحمد 6/188، وأبو عوانة 1/192، وابن خزيمة فى صحيحه 134 ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/192 عن وكيع، عن سفيان، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 1/168، ومن طريقه ابن ماجة 290 فى الطهارة: باب السواك، عن شريك، وأحمد 6/110 و 182 و 237 من طريق شريك، عن المقدام بن شريح، به . وأخرجه أحمد 6/41، 42، ومسلم 253 ، وأبو داوُد 51 فى الطهارة: باب الرجل يستاك بسواك غيره، والنسائى 1/13 فى الطهارة: باب السواك فى كل حين، والبيهقى فى السنن 1/34، والبغوى فى شرح السنة 201 ، من طرق عن مسعر، عن المقدام بن شريح، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ بيته يبدأ بالسواك 5:47

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَبْدَاَ بِالسِّوَاكِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت بیدار ہو تو پہلے مسواک کرے

1075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ. 5:47

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِيْ وَضُوْئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ وضو کے دوران کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلے

1076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1075- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري 889 في الجمعة: باب السواك يوم الجمعة، وأبو داوُد 55 في الطهارة: باب السواك لمن قام من الليل، والبيهقي في السنن 1/38، من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، عن منصور وحصين بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1072 من طريق وكيع، عن سفيان، به، فانظره.

1076- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه الدارمي 1/177 في الصلاة: باب الوضوء مرة مرة، والحاكم 1/150، والبيهقي في السنن 1/50، من طريق أبي الوليد هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/29، والنسائي 1/73 في الطهارة: باب مسح الأذنين، والبيهقي 1/72 في السنن، و 1/220 و 225 في المعرفة، وابن خزيمة في صحيحه برقم 171؛ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/268، والبخاري 140 في الوضوء: باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة، والبيهقي 1/53 و72 من طريق سليمان بن بلال، عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه عبد الرزاق 126 عن معمر، و 127 عن داوُد بن قيس، والطيالسي 1/53 من طريق خارجة بن مصعب، وأبو داوُد 137 في الطهارة: باب الوضوء مرتين.، والبيهقي في المعرفة 1/222، وفي السنن 1/73، من طريق هشام بن سعد، والبيهقي في السنن 1/73 من طريق ورقاء، كلهم عن زيد بن أسلم، به. وصححه الحاكم 1/147 و 150 و 151، ووافقه الذهبي. وسيورده المؤلف برقم 1078 و 1086 من طريق ابن عجلان، عن زيد بن أسلم، به، وبرقم 1095 من طريق سفيان الثوري، عن زيد بن أسلم، به، ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وجمع بين المضمضة والاستنشاق. 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلیا (یعنی ایک ہی چلو کے ساتھ یہ دونوں کام کیے)

ذكر وصف المضمضة والاستنشاق للمتوضىء فِيْ وَضُوْئِهِ

وضو کرنے والے کیلئے وضو کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّاءٍ، فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهِ، فَغَسَلَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَرَّتَيْنِ، اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإناء فغسل رجليه إلى الكعبين. 5:12

عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں اس وقت عمرو بن ابوحسن کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے وضو کے پانی کا برتن منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ

1077- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري 186 في الوضوء: باب غسل الرجلين إلى الكعبين، عن موسى، و 192 باب مسح الرأس مرة، عن سليمان بن حرب، ومسلم 235 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن بشر العبدي، عن بهز، والبيهقي في السنن 1/50 و 80 من طريق سليمان بن حرب، ومعلى بن أسد، كلهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/8، وأحمد 4/40، والترمذي 47 في الطهارة: باب فيمن يتوضأ بعض وضوئه مرتين وبعضه ثلاثاً، والنسائي 1/72 في الطهارة: باب عدد مسح الرأس، والدارقطني 1/81 و 82، وابن خزيمة في صحيحه برقم 156 و 172، والبيهقي في السنن 1/63، من طريق سفيان بن عيينة. وأخرجه أحمد 4/39 و 42، والبخاري 191 في الطهارة: باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة، ومسلم 235 18، وأبو داؤد 119 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 28 باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/50، والبغوي في شرح السنة 224، من طريق خالد بن عبد الله، عن عمرو بن يحيى، به. وأخرجه الطيالسي 1/51 عن خارجة بن مصعب، والبخاري 199 باب الوضوء من التور، ومسلم 235 من طريق سليمان بن بلال، والدارقطني 1/82 من طريق محمد بن فليح، ثلاثتهم عن عمرو، به. وسيورده المؤلف برقم 1084 من طريق مالك بن أنس، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1085 من طريق حبان بن واسع، عن أبيه، عن عبد الله بن زيد. ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

www.islamicurdubooks.com

پر انڈیلا انہوں نے اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا اور تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے سر کا مسح کیا۔ وہ ہاتھ آگے سے پیچھے لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لئے۔

ذكر إباحة المضمضة والاستنشاق بغرفة واحدة للمتوضىء

وضو کرنیوالے کیلئے ایک ہی چلو کے ذریعے وضو کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1078 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، (فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً) ، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَبَاطِنِ اُذُنَيْهِ وَظَاهِرِهِمَا، وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رجله اليسرى. 5:12

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک چلو میں پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور بائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے سر کا اور اپنے کان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا پھر آپ نے اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کیں پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

1078– إسناده حسن، ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي، روى له الستة، وابن عجلان: هو محمد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق .وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه 148 عن عبد الله بن سعيد، بهذا الإسناد . وما بين حاصرتين مستدرك منه ومن النسائي .وأخرجه النسائي 1/74 في الطهارة: باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على أنهما من الرأس، عن مجاهد بن موسى، والترمذي 36 مختصراً، عن هناد، كلاهما عن ابن إدريس، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/10 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به . وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي، عن زيد بن أسلم، به، وسيرد برقم 1086 من طريق ابن أبي شيبة، عن ابن إدريس.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلْمُتَوَضِّيءِ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ

وضو کرنے والا شخص جب وضو کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کے ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قال: خدثنا خالد بن علقمة الهمداني

(متن حدیث): قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، فَجَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ: ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ، فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ اِلَيْهِ. قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ. ثُمَّ اَخَذَ بيده اليمنى الإناء، فأفرغ على يده اليسرى -كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى، قَالَ: فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى -فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طَهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طَهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهٰذَا طَهُوْرِهٖ. 5:12

۞۞ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان میں تشریف لائے۔ آپ میدان میں تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے لڑکے سے کہا میرے پاس وضو کا پانی لے کر آؤ وہ لڑکا آپ کے پاس پانی کا برتن اور طشت لے کر آیا۔ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بیٹھے ہوئے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن پکڑا اور اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے ہر مرتبہ میں انہوں نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا' یہاں تک کہ انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھو لئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا۔ انہوں نے یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازوؤں کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ اسے ڈبو دیا' یہاں تک کہ انہوں نے

1079- يقال: نثر يَنْثِرُ، وانتثر ينتثر، واستنثَر يستنثِر: إذا استنشق بأنفه الماء الذى فى يده، ثم استخرج ما فيه من أذى. 2 إسناده صحيح، وتقدم برقم 1056، وسبق تخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

اس میں موجود پانی سمیت نکالا اور اپنے بائیں ہاتھ پر مسح کیا۔ انہوں نے اپنے سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر اسے بائیں ہاتھ کے ذریعے تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا۔ اس میں سے ایک چلو لیا اور اسے پی لیا پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے' جو شخص اللہ کے نبی کے وضو کے طریقے کو دیکھنا چاہتا ہو' تو یہ آپ کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذكر استحباب صك الوجه بالماء للمتوضيء عِنْدَ اِرَادَتِهٖ غَسْلَ وَجْهِهٖ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وضو کرنے والا شخص جب اپنے چہرے کو دھونے کا ارادہ کرتا ہے' تو اپنے چہرے پر پانی کے ذریعے چھپکا مارے

1080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتِي، وَقَدْ بَالَ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَجِئْنَاهُ بِقَعْبٍ يَاْخُذُ الْمُدَّ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ وضوء رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ. قَالَ: فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْمَاءَ فَصَكَّ بِهٖ وَجْهَهٗ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وضوئه. 5:2

❀❀ عبید اللہ خولانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے وہ پیشاب کر چکے تھے۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا ہم ایک بڑے برتن میں آپ کے پاس پانی لے کر آئے جس میں ایک مد پانی آجاتا ہے۔ اسے آپ کے سامنے رکھا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ضرور ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ دھوئے۔ انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا ناک کو صاف کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر چھپکا مار کر (دھویا) یہاں تک کہ انہوں نے پورا وضو کیا۔

1080-وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 153 .وأخرجه أحمد 1/82 ومن طريقه البيهقي في السنن 1/74 عن إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد 117 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/53، 54، عن عبد العزيز بن يحيى الحراني، عن محمد بن سلمة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/32 و 34 و 35 من طريق عبدة بن سليمان.

www.islamicurdubooks.com

ذكر الاستحباب للمتوضىء تَخْلِيْلُ لِحْيَتِهٖ فِيْ وُضُوْئِهٖ

وضوکرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1081- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ عُثْمَانَ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- تَوَضَّاَ، فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. 5:2

ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذكر استحباب دلك الذراعين للمتوضىء فِيْ وُضُوْئِهٖ

وضوکرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1082- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذراعيه. 5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنے دونوں بازو مل رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَلْكَ الذِّرَاعَيْنِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ فِي الْوُضُوْءِ اِنَّمَا يَجِبُ

1081- حديث صحيح لغيره، عامر بن شقيق، ضعفه ابن معين، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقد روى عنه شعبة، وهو لا يروي إلا عن ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/13، ومن طريقه أخرجه الدارقطني 1/86 باب ما روي في الحث على المضمضة والاستنشاق والبداءة بهما أول الوضوء .وأخرجه عبد الرزاق 125 ومن طريقه أخرجه الترمذي 31 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، وابن ماجة 430 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، والبيهقي في السنن 1/54، عن إسرائيل، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . ونقل في التهذيب 5/69 عن العلل الكبير 1/115 للترمذي، قال البخاري: أصحُّ شيء في التخليل عندي حديث عثمان، قلت: إنهم يتكلمون في هذا، فقال: هو حسن. وأخرجه الدارمي 1/178، 179 في الوضوء : باب في تخليل اللحية، والدارقطني 1/86 و91، والبيهقي في السنن 1/63 باب التكرار في مسح الرأس، وابن الجارود 72 من طرق عن إسرائيل، به . وصححه ابن خزيمة برقم 151 ، و 152 ،ورواه الحاكم 1/149، وقال: هذا إسناد.

www.islamicurdubooks.com

ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ الَّذِىْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ يَسِيْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کلائیوں کو ملنے کا جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے یہ اس وقت ضروری ہوتا ہے جب آدمی کے پاس وضو کرنے کے لئے پانی زیادہ ہو

1083 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كريب، قال: حدثنا بن اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِیَ بِثُلُثَیْ مُدٍّ مَاءً فتوضأ، فجعل يدلك ذراعيه.5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو کیا اور آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو ملا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَسْحِ الرَّأْسِ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ الْوُضُوْءَ

جب آدمی وضو کا ارادہ کرے تو سر پر مسح کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1084 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ –وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى–: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرِيَنِىْ كَيْفَ

1083– إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في السنن 1/196 من طريق إبراهيم بن موسى الرازي، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/196 أيضاً من طريق أبي خالد الأحمر ومعاذ بن معاذ، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 94 في الطهارة: باب ما يجزء من الماء في الوضوء، ومن طريقه أخرجه البيهقي 1/196، من طريق غندر محمد بن جعفر، عن شعبة، عن حبيب بن زيد، عن عباد بن تميم، عن جدته، وهي أم عمارة أن النبي صلى الله عليه وسلم. ونقل البيهقي عن أبي زرعة الرازي قوله: الصحيح عندي حديث غندر.

1084– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 118 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/18 في الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق برقم 5، وأحمد 4/38 و 39، والشافعي 1/28، والبخاري 185 في الوضوء: باب مسح الرأس كله، ومسلم 235 في الطهارة، والترمذي 32 في الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره، والنسائي 1/71 باب حد الغسل، وباب صفة مسح الرأس، وابن ماجة 434 في الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس، وابن خزيمة في صحيحه 155 و 157 و 173، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/30، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/212، وفي السنن 1/59، والبغوي في شرح السنة 223. وانظر ما بعده. وتقدم برقم 1077 من طريق وهيب بن خالد، عن عمرو بن يحيى، به، وسيرد برقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عمرو، به.

www.islamicurdubooks.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بدأ بمقدم رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يتوضأ.

❁❁ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔کیا آپ یہ کر کے دکھا سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں کے ذریعے مسح کیا۔وہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے۔انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا پھر پیچھے گدی تک ہاتھ لے کر گئے پھر وہ اسے واپس اسی جگہ لے کر آئے جہاں سے آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذكر الاستحباب أن يكون مسح الرأس للمتوضیء بماء جديد غير فضل يده

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سر کا مسح وضو کرنے والے شخص کو نئے پانی سے کرنا چاہئے جو بازوؤں کے پانی کے علاوہ ہو

1085 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، وَالْاُخْرَى مِثْلَهَا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يده، وغسل رجليه حتى أنقاهما.

1085- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/41، ومسلم 336 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو داوُد 120 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 35 في الطهارة: باب ما جاء أنه يأخذ لرأسه ماءً جديداً، والبيهقي في السنن 1/65، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 154 ، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/39 و 40 عن موسى بن داوُد، و 4/41 عن الحسن بن موسى، و 4/42 من طريق عبد اللّٰه بن المبارك، والدارمي 1/180 باب ما كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يأخذ لرأسه ماء جديداً، عن يحيى بن حسان، كلهم عن ابن لهيعة، عن حبان بن واسع، به.

www.islamicurdubooks.com

حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا۔ دوسرے کو بھی اسی کی مانند (تین مرتبہ) دھویا۔ اپنے سر کا مسح ہاتھ پر موجود پانی کے علاوہ اضافی پانی لئے بغیر کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔

ذكر استحباب مسح المتوضیء ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ فِیْ وُضُوْئِهٖ بِالْاِبْهَامَيْنِ وَبَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ

وضو کرنے والے کے لئے وضو کے دوران کانوں کے ظاہری حصے کا انگوٹھے کے ذریعے اور اندرونی حصے کا شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَخَالَفَ بِابْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ، فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ اليسرى.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی لیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے بائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلیوں کے ذریعے مسح کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو باہر والے حصے پر رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ فِی الْوُضُوْءِ

وضو کے دوران انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1086- إسناده حسن، من أجل محمد بن عجلان، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/9 و 18 و21 و31، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 439 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في مسح الأذنين، والبيهقي في السنن 1/55 و 73. وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي عن زيد بن أسلم، وبرقم 1078 من طريق عبد الله بن سعيد، عن ابن إدريس، به، وسيرد برقم 1095 من طريق سفيان الثوري، عن زيد بن أسلم، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

1087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إلا أن تكون صائما . 1:95

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو۔ انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو اگر تم روزے کی (حالت میں ہو تو حکم مختلف ہے)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالتَّخْلِيْلِ بين الأصابع

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے انگلیوں کے درمیان خلال کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَاتِي عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ يَتَوَضَّؤُونَ عِنْدَ الْمَطْهَرَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ للأعقاب من النار . 1:95

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے۔ وہ لوگ اس وقت وضو خانے میں وضو کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

1087- إسناده جيد، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/27، وقد تقدم مطولاً 1054 فانظر تخريجه ثَمّت.

1088- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/409 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه أخرجه مسلم 242 29 في الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، عن وكيع، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/430 و 498 عن يحيى وحجاج، والبخاري 165 في الوضوء : باب غسل الأعقاب، عن آدم بن أبي إياس، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، من طريق يزيد بن زريع وإسماعيل، والدارمي 1/179 عن هاشم بن القاسم، والطحاوي 1/38 من طريق وهب وعلي ابن الجعد، كلهم عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق 62 ومن طريقه أحمد 4/284 عن معمر، عن محمد بن زياد، به. وأخرجه أحمد 4/406 و 407 عن عفان، و 466، 467 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 482 عن وكيع، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه أحمد 4/228 عن هشيم، عن شعيب، عن محمد بن زياد، به . وأخرجه مسلم 242 28 ، والبيهقي في السنن 1/69 عن عبد الرحمٰن ابن سلام الجمحي، عن الربيع بن مسلم، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه مختصراً عبد الرزاق 63 ومسلم 242 30 ، وأحمد 2/282 و389، والترمذي 41 في الطهارة، وابن خزيمة 162 والطحاوي 1/38 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ ابْتِدَاءِ الْمَرْءِ فِيْ وُضُوْئِهِ بفيه قبل غسل اليدين

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کی بجائے چہرہ دھونے سے آغاز کردے

1089 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا جُبَيْرِ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ، وَقَالَ: تَوَضَّاْ يَا اَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَاَ بِفِيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْدَاْ بِفِيكَ فَاِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَاُ بِفِيْهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِوَضُوْءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ برأسه وغسل رجليه. 2:43

عبدالرحمان بن جندب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوجبیر کندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وضو کا پانی لانے کے لئے حکم دیا' اور ارشاد فرمایا: اے ابوجبیر! تم جاؤ اور وضو کرو انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آغاز کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنے منہ کے ذریعے آغاز نہ کرو' کیونکہ کافر شخص اپنے منہ کے ذریعے آغاز کرتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا پھر آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھولئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ وَاِنْبَاسِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

وضو کرتے ہوئے اور لباس پہنتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے دائیں طرف والے اعضاء سے آغاز کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1090 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

1089- إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابي أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمي، وفد على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعِداده في أهل الشام . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/36 – 37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/37، والدولابي في الكنى 1/23، والبيهقي في السنن 1/46– 47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَبِسْتُمْ، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ، فَابْدَؤُوا بِمَيَامِنِكُمْ. 1:78

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں طرف والے حصے سے آغاز کرو''۔

ذِكْرُ مَا لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ فِیْ اَسْبَابِهٖ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات (مستحب ہے) کہ وہ تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرے

1091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ، عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ: فِیْ طُهُوْرِهٖ، وَتَنَعُّلِهٖ، وَتَرَجُّلِهٖ. 5:47

قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطَ يقول: يحب التيامن -وَذَكَرَ شَانَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ-: شَهِدْتُهُ بِالْكُوفَةِ يقول: يحب التيامن ما استطاع.

1090 - إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابى أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمى، وفد على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعِداده فى اهل الشام. وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/36- 37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى أيضاً 1/37، والدولابى فى الكنى 1/23، والبيهقى فى السنن 1/46- 47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. 2 حديث صحيح، عبد الرحمٰن بن عمرو البجلى، ترجمه المؤلف فى الثقات 8/380، فقال: عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الرحمٰن البجلى من أهل حران. كنيته أبو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين وقد توبع عليه، وباقى رجاله ثقات رجال الستة. وأخرجه أحمد 2/354، عن الحسن بن موسى، وأحمد بن عبد الملك، وأبو داوُد 4141 فى اللباس: باب فى الانتعال، وابن ماجة 402 فى الطهارة: باب التيمن فى الوضوء، من طريق أبى جعفر النفيلى، ثلاثتهم عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176. وأخرجه الترمذى 1766 فى اللباس: باب ما جاء فى القمص، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوى فى شرح السنة 3156 من طريق يحيى بن حماد، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، به، ولفظه: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إذا لبس ثوباً بدأ بميامنه وإسناده صحيح. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/415 عن أبى معاوية، عن الأعمش، به، موقوفاً على ابى هريرة بلفظ إذا لبست فابدأ باليمنى، وإذا خلعت فابدأ باليسرى وفى الباب عَنْ عَآئِشَةَ فى الحديث الآتى.

www.islamicurdubooks.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے وضو کرتے ہوئے جوتا پہنتے ہوئے کنگھی کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میں نے اشعث نامی راوی کو واسط میں یہ بیان کرتے سنا۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے پھر انہوں نے تمام معاملات کا ذکر کیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے انہیں کوفہ میں یہ کہتے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وضو کو تین، تین مرتبہ کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1092 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. 4:1

مطلب بن حنطب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اس بات کی

1091– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الأشعث: هو سليم بن حنظلة أبو الشعثاء المحاربي الكوفي، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 179 . وأخرجه النسائي 1/78 في الطهارة: باب بأي الرجلين يبدأ بالغسل، و 8/185 في الزينة: باب التيامن في الترجل، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2/127، وأحمد 6/94 عن بهز، و 6/130 عن عفان، و 6/147 عن محمد بن جعفر، و 6/202 عن يحيى، والبخاري 168 في الوضوء : باب التيمن في الوضوء والغسل، عن حفص بن عمر، و 426 في الصلاة: باب التيمن في دخول المسجد وغيره، عن سليمان بن حرب، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 216 ، والبخاري 5380 في الأطعمة: باب التيمن في الأكل وغيره، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، و 5854 في اللباس: باب يبدأ بالنعل باليمنى، عن حجاج بن منهال، و 5926 باب الترجيل والتيمن فيه، عن أبي الوليد، ومسلم 268 67 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء وغيره، عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داؤد 4140 في اللباس: باب في الانتعال عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/216 من طريق بشر بن عمر وأبي عمر الحوضي، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/210 عن وكيع، عن أبيه، ومسلم 268 26 عن يحيى بن يحيى التميمي، عن أبي الأحوص، والترمذي 608 في الصلاة: باب ما يستحب من التيمن في الطهور، وابن ماجة 401 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء ، عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، كلاهما عن أشعث بن سليم، بهذا الإسناد.

1092– رجاله ثقات، وفي سماع المطلب من عبد الله بن عمر خلاف، وحبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي الكشميهني، وعبد الله: هو ابن المبارك، وأخرجه النسائي 1/62، 63 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/372 من طريق روح، و 2/8، وابن ماجة 4414 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے۔

ذكر إباحة غسل المتوضىء بَعْضَ اَعْضَائِهِ شَفْعًا وَّبَعْضَهَا وِتْرًا فِيْ وُضُوْئِهِ

وضو کرنے والے کے لئے وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض اعضاء کو طاق تعداد میں دھونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1093 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِي الْبَيْتِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَتَوَضَّاَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَاْسَهُ، فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. **5:2**

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں گھر میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا میں پیتل کے بنے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' آپ ہاتھ کو آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے لے کے آئے اور آپ نے دونوں پاؤں دھوئے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنْ عَدَدِ الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کی تعداد میں دو دو مرتبہ پر اکتفاء کرے۔

1094 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زيد بن الحباب، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عن الأعرج عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ مرتين مرتين. **4:1**

1093- إسناده صحيح، صالح بن مالك الخوارزمي أبو عبد الله، قال الخطيب في تاريخ بغداد 9/316: كان صدوقاً، وباقي رجاله على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/40 عن هاشم بن القاسم، والبخاري 197 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المِخْضَب والقَدَح والخشب والحجارة، عن أحمد بن يونس، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين، عن يحيى بن حسان. وتقدم من طرق أخرى برقم 1077 و 1084 و 1085 واستوفى تخريج كل طريق في موضعه.

1094- إسناده حسن، وابن ثوبان هو عبد الرحمٰن بن ثابت مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/11، وأبو داؤد 136 في الطهارة: باب الوضوء مرتين، والترمذي 43 في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/79 من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم 1/150 ووافقه الذهبي، وفي الباب ما يشهد له عن عبد الله بن زيد عند البخاري 158، وأحمد 4/41، وعن ابن عمر عند الحاكم 1/150.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''دومرتبہ'' وضو کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّةٍ مَرَّةٍ اِذَا اَسْبَغَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کے دوران ایک مرتبہ دھونے پر اکتفاء کرے جبکہ وہ ایک مرتبہ میں اچھی طرح دھولے۔

1095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فتوضأ مرة مرة.**4:1**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ایک مرتبہ'' (بھی) وضو کیا۔

1095 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد 138 في الطهارة: باب الوضوء مرة مرة، عن مسدد، والترمذى 42 فى الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن محمد بن بشار، والنسائى 1/62 فى الطهارة، عن محمد بن المثنى، وابن ماجة 411 فى الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن أبى بكر بن خلاد الباهلى، كلهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 128 ، والبخارى 157 فى الوضوء : باب الوضوء مرة مرة، عن محمد بن يوسف، والدارمى 1/177 عن أبى عاصم، و 1/180 عن قبيصة، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/29 من طريق أبى عاصم، والبيهقى 1/73 من طريق القاسم بن محمد الجرمى، و 1/80 من طريق عبد الرزاق، والبغوى فى شرح السنة 226 من طريق المؤمل بن إسماعيل كلهم عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1076 و 1078 و 1086 من طرق أخرى وسبق تخريجها عندها.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

باب4: نواقض وضو کا بیان

1096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، في غزوة ذات الرقاع، فأصاب رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَاَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اَتٰى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا اُخْبِرَ، حَلَفَ لَا يَنْتَهِى حَتّٰى يُهْرِيْقَ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَرَجُلٌ من الأنصار قالا: نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فكونا بفم الشِّعْبِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ نَزَلُوْا اِلٰى شِعْبٍ مِنَ الْوَادِى، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ، قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَكْفِيَكَ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ؟ قَالَ: اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، فَنَامَ، وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّى، وَاَتٰى زَوْجُ الْمَرْاَةِ، فَلَمَّا رَاَى شَخَصَ الرَّجُلِ، عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيئَةَ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّى، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّى، ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ، وَقَالَ: اجْلِسْ، فَقَدْ اُتِيتُ، فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ نَذِرَ بِهِ، هَرَبَ، فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَبْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِيْ سورة أقرأها، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ، رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِى قبل أن

1096- إسناده ضعيف، عقيل بن جابر لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير صدقة بن يسار، وباقي رجاله ثقات، وعلق البخاري في صحيحه 1/280 طرفاً منه بصيغة التمريض أخرجه أحمد 3/343، 344، وأبو داؤد 198 في الطهارة: باب الوضوء من الدم، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/359 عن يعقوب، عن أبيه، عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه الدارقطني 1/223، والبيهقي في السنن 1/140 من طريقين عن يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، به. وصححه ابن خزيمة برقم 36.

www.islamicurdubooks.com

أقطعها أو أنفذها. 4:50

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں روانہ ہوئے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیوی کو قتل کر دیا (یا اسے نقصان پہنچایا) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے تو اسی دوران اس عورت کا شوہر وہاں آ چکا تھا۔ جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اسے اس بارے میں بتایا گیا' تو اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک حضرت محمد کے ساتھیوں میں سے کسی کا خون نہیں بہائے گا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کرتے ہوئے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور ارشاد فرمایا: آج رات کون یہاں ہماری پہرے داری کرے گا۔ تو مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے خود کو پیش کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھاٹی کے سرے پر رہنا راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کر لیا جب یہ دونوں صاحبان گھاٹی کے سرے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا آپ کو کیا پسند ہے' میں رات کے کون سے حصے میں آپ کی جگہ کفایت کروں۔ ابتدائی حصے میں' یا آخری حصے میں؟ تو مہاجر نے کہا اس کے ابتدائی حصے میں کفایت کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: مہاجر شخص لیٹ کر سو گیا۔ انصاری اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' اس دوران اس عورت کا شوہر آیا جب اس نے ایک شخص کے ہیولے کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ لوگوں کا پہرے دار ہے۔ اس نے ایک تیر مارا وہ جا کر اس انصاری کو لگا۔ انصاری نے اس تیر کو نکال کے ایک طرف رکھا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا پھر اس شخص نے انصاری کو دوسرا تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور اسے ایک طرف رکھ دیا پھر وہ رکوع میں گیا پھر اس نے سجدہ کیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو بیدار کیا اور کہا اٹھو! کہ مجھ پر حملہ ہو گیا ہے' تو وہ (مہاجر) فوراً اٹھ گیا جب اس شخص نے ان دو آدمیوں کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اسے مشکل پیش آ جائے گی' تو وہ شخص بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا بہتا ہوا خون دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! جب اس نے تمہیں پہلی مرتبہ تیر مارا تھا' تو تم نے اس وقت مجھے بیدار کیوں نہیں کیا' تو انصاری نے جواب دیا: میں ایک سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا' تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے ختم کرنے سے پہلے درمیان میں ہی منقطع کر دوں لیکن جب اس نے مسلسل مجھے تیر مارے تو میں رکوع میں چلا گیا۔ میں نے تمہیں اطلاع دی اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کی حفاظت کا حکم دیا ہے میں اسے ضائع کر دوں گا' تو میرے اس سورۃ کو ختم کرنے سے پہلے میری جان چلی جاتی یا پھر یہ ہے' میں اسے مکمل کر لیتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْقَيْءَ يَنْقُضُ الطَّهَارَةَ سَوَاءً كَانَ مِلْءَ الْفَمِ اَوْ لَمْ يكن

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قے وضو کو توڑ دیتی ہے خواہ وہ منہ بھر کے آئے یا منہ بھر کے نہ ہو

www.islamicurdubooks.com

1097 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن إسحاق بن خزيمة، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بن أبي كثير، أنّ بن عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَدَّثَهُ، اَنَّ مَعْدَانَ بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَ أنا صببت له وُضُوْءًا. 5:9

معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا تھا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے یعنی (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ النَّوْمَ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلَى النَّائِمِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ بعض حالتوں میں نیند سونے والے شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی ہے

1098 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حدثنا بن جُرَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لِعَطَاءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ لِلْعَتَمَةِ اِمَّا اِمَامًا وَّاِمَّا خَلْوًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَالَ عُمَرُ رضى الله تعالىٰ عَنْهُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْآنَ تَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا. 3:34

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہو گئے۔ پھر وہ سو گئے پھر بیدار ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

1097– إسناده صحيح، وأبو موسى: هو محمد بن المثنى، وابن عمرو الأوزاعي هو عبد الرحمٰن، وهو عند ابن خزيمة 1956 بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في السنن الكبرى، كما في تحفة الأشراف 8/234، والحاكم 1/426 من طريق أبي موسى محمد بن المثنى، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البغوي في شرح السنة 160 من طريق عبد الصمد، به. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/96 من طريق عبد الوارث، به.

www.islamicurdubooks.com

عرض کی: نماز، نماز تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) گویا کہ یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اسے اسی طرح ادا کریں (یعنی عشاء کی نماز کو اسی وقت میں ادا کریں)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كان فى أول الإسلام

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ روایت ابتداءِ اسلام کے بارے میں ہے

1099 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عبد الرزاق، حدثنا بن جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، حَدَّثَنَا ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ، حَتّٰى رَقَدْنَا فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ اَحَدٌ مِنْ

1098 – إسناده صحيح على شرطهما، عمرو بن على هو الفلاس، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وعطاء: هو ابن أبى رباح. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم 1532 فى باب مواقيت الصلاة. وأخرجه عبد الرزاق 2112 عن ابن جريج، بهذا الإسناد، ومن طريق عبد الرزاق– أخرجه البخارى 571 فى المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ومسلم 642 فى المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبرانى فى الكبير 11424، والبيهقى 1/449. وأخرجه الحميدى 492، والبخارى 7239 فى التمنى: باب ما يجوز من اللو، والنسائى 1/266 فى المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، من طريق سفيان، عن ابن جريج، به وصححه ابن خزيمة 342. وأخرجه النسائى 1/265 من طريق حجاج، عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبرانى 11358 من طريق عبيد الله بن عمر القواريرى، عن عون ابن معمر، عن إبراهيم الصائغ، عن عماء، عن ابن عباس. وسيورده المؤلف بعده من طريق ابن جريج، عن نافع، عن ابن عمر. وسيورده برقم 1533 فى باب الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو ابن دينار، عن عطاء، عن ابن عباس. ويخرج فى موضعه.

1099 – إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم 348. وأخرجه مسلم 639 221 فى المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم 2115، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/88، والبخارى 570 فى المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب. وصححه ابن خزيمة أيضاً 347 من طريق محمد بن بكر البرسانى، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 2/126 عن سريج، عن فليح، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق 2116. ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة فى صحيحه 342، والبزار 376، عن معمر، عن الزهرى،، عن سالم، عن ابن عمر. وسيورده المؤلف برقم 1537 فى باب الصلاة، من طريق الحكم بن عتيبة، عن نافع، عن ابن عمر. ويخرج من طريقه هناك. وفى الباب عن ابن مسعود عند عبد الله بن الإمام أحمد فى زوائد المسند 1/396، وأبى يعلى 250/2، والطيالسى 333، وأحمد 1/423، والنسائى 2/18، والطبرانى فى الكبير 10283، والبزار 375.

www.islamicurdubooks.com

اَهْلِ الْاَرْضِ الصَّلَاةَ غيركم . 3:34

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مصروف رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں ہی سو گئے پھر ہم بیدار ہو گئے پھر ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی شخص (اس) نماز کا انتظار نہیں کر رہا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرُّقَادَ الَّذِیْ هُوَ النُّعَاسُ لَا يُوجِبُ عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءً ا وَّاَنَّ النَّوْمَ الَّذِیْ هُوَ زَوَالُ العقل بوجب عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءً ا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ''رقاد'' یعنی اُونگھ اس شخص پر وضو کو لازم نہیں

کرتی ہے، جس میں یہ پائی جائے اور نیند سے مراد وہ چیز ہے، جو عقل کو زائل کر دے اور جس شخص میں یہ پائی جائے گی یہ اس پر وضو کو لازم کر دے گی

1100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِیَّ فَقَالَ لِی: مَا حَاجَتُكَ؟ قُلْتُ لَهُ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، قَالَ: فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِیْ نَفْسِی الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بعد الغائط والبول، وكنت امرأ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِی ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا فِیْ سَفَرٍ -اَوْ مُسَافِرِيْنَ- اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أيام

1100- إسناده حسن، عاصم: هو ابن بهدلة حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه عبد الرزاق 759، والشافعي 1/33، وابن أبي شيبة 1/177، 178، والحميدي 881، وأحمد 4/239 و 240، والنسائي 1/83 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، وابن ماجة 478 في الطهارة وسننها: باب الوضوء من النوم من طريق ابن أبي شيبة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والبيهقي في السنن 1/276، والطبراني 7353، وابن خزيمة في صحيحه 17، والبغوي في شرح السنة 161 من طرق عن سفيان بن عيينة، به.وأخرجه عبد الرزاق 792، والنسائي 1/83، عن سفيان الثوري، عن عاصم، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه الطبراني 7351 .وأخرجه عبد الرزاق 793 عن معمر، عن عاصم، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239، 240، والدارقطني 1/196، 197، والطبراني 7352، وابن خزيمة في صحيحه 193 .وأخرجه الطيالسي 1166، والترمذي 96 في الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، والنسائي 1/83، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والطبراني في الصغير 1/91، وفي الكبير 7347 و 7348 و 7349 و 7350 و 7354 و 7355 إلى 7388، والبغوي 162، من طريق عن عاصم، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ونقل عن البخاري أنه أحسن شيء في هذا الباب.وأخرجه الطحاوي 1/82 عن نصر بن مرزوق.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف) :قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الرُّقَادُ لَهُ بِدَايَةٌ وَنِهَايَةٌ، فَبِدَايَتُهُ النُّعَاسُ الَّذِي هُوَ اَوَائِلُ النَّوْمِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كُلِّمَ فِيهِ يَسْمَعُ، وَاِنْ اَحْدَثَ، عَلِمَ اِلَّا اَنَّهُ يَتَمَايَلُ تَمَايُلًا. وَنِهَايَتُهُ زَوَالُ الْعَقْلِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَحْدَثَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ لَمْ يَعْلَمْ، وَاِنْ تَكَلَّمَ لَمْ يَفْهَمْ. فَالنُّعَاسُ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ عَلٰى اَحَدٍ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ النَّاعِسُ، وَالنَّوْمُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ عَلٰى مَنْ وُجِدَ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ النَّائِمُ. عَلٰى اَنَّ اسْمَ النَّوْمِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النُّعَاسِ، وَالنُّعَاسُ عَلَى النَّوْمِ، وَمَعْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِهِ: (لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ) (البقرة: 255) وَلَمَّا قَرَنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بَيْنَ النَّوْمِ، وَالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ، فِي اِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْهَا، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فُرْقَانٌ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَلِيلُ اَحَدِهِمَا اَوْ كَثِيرُهُ اَوْجَبَ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ، سَوَاءً كَانَ الْبَائِلُ قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، أو راكعا، أو ساجداً، كان كانت كُلُّ مَنْ نَامَ بِزَوَالِ الْعَقْلِ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، سَوَاءً اخْتَلَفَتْ اَحْوَالُهُ، اَوِ اتَّفَقَتْ، لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِيهِ زَوَالُ الْعَقْلِ لَا تَغَيُّرُ الْاَحْوَالِ عَلَيْهِ، كَمَا اَنَّ الْعِلَّةَ فِي الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وُجُودُهُمَا لَا تَغَيُّرُ اَحْوَالِ الْبَائِلِ وَالْمُتَغَوِّطِ فِيهِ.

✿✿ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی علم کا حصول انہوں نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی طلب سے راضی ہوکر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں میں آپ کے پاس اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم لوگ سفر کی حالت میں ہوں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ختم ہونے کی صورت میں ہم موزے نہ اتاریں)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رقاد (یعنی سونے) کا ایک آغاز ہے اور ایک اختتام ہے۔ اس کا آغاز وہ اُونگھ ہے' جو نیند کے شروع میں ہوتی ہے' اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے' اس دوران اگر آدمی کے ساتھ کلام کیا جائے' تو وہ سن لیتا ہے' اور اگر وہ بے وضو ہو جائے' تو اسے یہ پتہ ہوتا ہے البتہ اگر وہ ایک طرف ڈھلک جائے (تو معاملہ مختلف ہے) اور اس کا اختتام عقل (یعنی شعور) کا زائل ہو جانا ہے۔ اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے' جب آدمی اس حالت کے دوران بے وضو ہو جائے' تو اسے پتہ نہیں چلتا اور اگر اس کے ساتھ کلام کیا جائے' تو اسے سمجھ نہیں آتا تو اُونگھ کسی بھی شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی۔ خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔ خواہ اونگھنے کی حالت کوئی سی بھی ہو جبکہ نیند وضو کو لازم کر دیتی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی حالت میں پائی جائے جو سونے والے کی ہوتی ہے۔ اس کے ہمراہ بعض اوقات لفظ نوم (یعنی نیند) کا اطلاق نعاس (یعنی اونگھ) پر بھی ہوتا ہے' اور لفظ نعاس کا اطلاق لفظ نوم پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں کا معنی مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فرق کو بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

www.islamicurdubooks.com

''اسے اونگھ نہیں آتی ہے اور نیند بھی نہیں آتی ہے''۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان کی نقل کردہ روایت میں نیند، پاخانے اور پیشاب کو وضو لازم کرنے والی چیزوں میں شامل کرلیا تو جس طرح پیشاب اور پاخانے میں کوئی فرق نہیں ہے یہ دونوں جس کسی سے بھی صادر ہوں گے خواہ وہ تھوڑے ہوں' یا زیادہ تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوجائے گا۔ خواہ پیشاب کرنے والا شخص بیٹھ کر کرے یا کھڑا ہو کر کرے یا رکوع کی حالت میں کرے یا سجدے کی حالت میں کرے' تو ہر وہ شخص جس کی عقل زائل ہوجائے اور وہ سو جائے' تو اس پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ خواہ اس کی حالتوں میں اختلاف ہو یا حالتوں میں اتفاق ہو' کیونکہ اس میں بنیادی علت عقل کا زائل ہوجانا ہے۔ حالت کا تبدیل ہونا بنیادی علت نہیں ہے۔ جیسا کہ پیشاب اور پاخانے میں علت ان دونوں کا پایا جانا ہے۔ پیشاب کرنے والے یا پاخانہ کرنے والے کی حالت کا متغیر ہونا (علت نہیں) ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ

مذی کے خروج پر نماز کے وضو کی طرح وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1101- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنْ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. 1:78

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَاتَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ بِالْجُرُفِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ. وَمَاتَ سليمان بن يسار اَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ، وَقَدْ سَمِعَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ المقداد وهو بن دون عشر سنين.

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے (تو اس کی مذی خارج ہوجاتی ہے) تو ایسے شخص پر کیا بات لازم ہوگی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی)' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

1101- رجاله ثقات إلا أن في السند انقطاعاً سقط منه ابن عباس، لأن سليمان بن يسار لم يسمع من المقداد ولا من علي، وقد أخرجه مسلم 303 19، وابن خزيمة 22، والنسائي 1/214، والبيهقي في معرفة السنن 1/292، من طريق ابن وهب. وهو في الموطأ 1/40 في الطهارة: باب الوضوء من المذي، ومن طريق مالك عن أبي النضر، عن سليمان، عن المقداد أخرجه الشافعي 1/23، وعبد الرزاق 600، وأحمد 6/5، وأبو داوُد 207 في الطهارة: باب في المذي، والنسائي 1/97 و215 في الطهارة، وابن ماجة 505، وابن الجارود 5، والبيهقي في السنن 1/115، وفي المعرفة 1/291، وابن خزيمة برقم 21 وسيعيده المؤلف برقم 1106. ولابن أبي شيبة 1/90 من طريق هشيم.

www.islamicurdubooks.com

صاحب زادی میری اہلیہ ہے۔ اس لئے مجھے خود ان سے حیا آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص اس طرح کی صورت حال پائے' تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود رضی اللہ عنہ کا انتقال **33** ہجری میں ہوا جبکہ سلیمان بن یسار کا انتقال **94** ہجری میں ہوا جس وقت سلیمان بن یسار نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۰ سال سے کم تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ اَرَادَ بِهِ: فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے'' اس سے مراد یہ ہے وہ اپنی شرمگاہ کو دھو لے

1102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَالْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ، فَاغْسِلْ ذكرك، وإذا رأيت الماء، فاغتسل . 1:78

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ رسول الله، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن هٰذَا الْحُكْمِ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ، ثُمَّ اَخْبَرَ الْمِقْدَادُ عَلِيًّا بِذٰلِكَ، ثُمَّ سَاَلَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَمَّا اَخْبَرَهُ بِهِ الْمِقْدَادُ حَتّٰى يَكُونَا سُؤَالَيْنِ فِي مَوْضِعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى

1102– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه النسائى 1/112 فى الطهارة: باب الغسل من المنى، من طريق أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد الطيالسى 1/4 عن زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/92 عن حسين بن على، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/46 من طريق عبد الله بن رجاء ، كلاهما عن زائدة، به. وأخرجه أحمد 1/145 عن يزيد، عن شريك، وأبو داؤد 206 فى الطهارة: باب فى المذى، عن قتيبة بن سعيد، عن عبيدة بن حميد، كلاهما عن الركين بن الربيع، به. فى شرح معانى الآثار 1/46، والبيهقى فى السنن 1/115، والبغوى فى شرح السنة 159 من طرق عن الأعمش، عن منذر الثورى، عن ابن الحنفية، عن على. وصححه ابن خزيمة برقم 19. وأخرجه عبد الرزاق 602 و 603 ، وأحمد 1/126، وأبو داؤد 208 و 209 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن على. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/90، وأحمد 1/87 و109 و111، 112 و 121، والترمذى 114 فى الطهارة: باب ما جاء فى المنى والمذى، وابن ماجة 504 ، والطحاوى 1/46 من طرق عن يزيد بن أبى زياد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ على. وأخرجه ابن خزيمة فى صحيحه 23 ، والطحاوى 1/46، من طريق عبيدة بن حميد، عن الأعمش، عن حبيب بن أبى ثابتٍ.

www.islamicurdubooks.com

اَنَّهُمَا كَانَا فِي مَوْضِعَيْنِ اَنَّ عِنْدَ سُؤَالِ عَلِيٍّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَهُ بِالاغْتِسَالِ عِنْدَ الْمَنِيِّ، وَلَيْسَ هٰذَا فِي خَبَرِ الْمِقْدَادِ. يَدُلُّكَ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُمَا غير متضادين.

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھولو اور جب تم پانی (یعنی منی کو دیکھو) تو تم غسل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ہدایت کی ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا حکم دریافت کریں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں بتایا پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا' تو یہ دو سوال ہوں گے جو دو مختلف موقعوں پر کیے گئے۔ اور اس بات کی دلیل یہ دونوں سوال مختلف موقعوں پر کیے گئے تھے۔ یہ ہے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ تو آپ نے منی کے نزول کے وقت انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ بات حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔ یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف احادیث ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ غَسْلَ الذَّكَرِ للذى لَا يُجْزِءُ بِهٖ صَلَاتَهٗ دُونَ الْوُضُوْءِ وَاَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِءُ عَنْ نَضْحِ الثَّوْبِ لَهٗ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مذی کے خروج کی وجہ سے شرمگاہ کو دھونے سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوجاتا جب کہ وضو نہ کیا گیا ہو' نیز وضو کرنا کپڑے پر پانی چھڑکنے کی جگہ کفایت کرجاتا ہے

1103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

1103- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/91، وأبو داوُد 210 فى الطهارة: باب فى المذى، والترمذى 115 فى الطهارة: باب فى المذى يصيب الثوب، وابن ماجة 506 فى الطهارة: باب الوضوء من المذى، والدارمى فى الوضوء 1/184، والطحاوى 1/47 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق. وقوله: ترى هو بضم التاء بمعنى تظن، وبفتحها بمعنى تبصر.

www.islamicurdubooks.com